Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵/۴۰ | سوموار ۱۷ ربیع الاول ۱۴۱۱ھ، ۸ اخاء ۱۳۶۹ھش، ۸ اکتوبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۲۲۸

درخواست دعا

ربوہ۔ ۷ اخاء (اکتوبر) حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں ۶ اکتوبر کی اطلاع یہ ہے کہ ڈاکٹروں نے حضرت سیدہ کو مزید چہل قدمی کروائی ہے۔ اور اس سے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کوئی الجھن پیدا نہیں ہوئی۔ طبیعت بفضلہ تعالیٰ روبہ صحت ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محض اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو جلد از جلد کامل شفا عطا کرے۔ بیماری کا ہر نشان مٹا دے اور ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو ہر پریشانی سے محفوظ رکھے۔

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دل تو اللہ تعالیٰ کی صندوقچی ہوتا ہے اور اس کی کنجی اس کے پاس ہوتی ہے۔ کسی کو کیا خبر کہ اس کے اندر کیا ہے۔ تو خواہ مخواہ اپنے آپ کو گناہ میں ڈالنا کیا فائدہ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک شخص بڑا گنہگار ہوگا۔ خدا تعالیٰ اس کو کہے گا کہ میرے قریب ہو جا۔ یہانتک کہ اس کے اور لوگوں کے درمیان اپنے ہاتھ سے پردہ کر دے گا اور اس سے پوچھے گا کہ تو نے فلاں گناہ کیا۔ فلاں گناہ کیا۔ لیکن چھوٹے چھوٹے گناہ گنائے گا۔ وہ کہے گا کہ ہاں یہ گناہ مجھ سے ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ اچھا آج کے دن میں نے تیرے سب گناہ معاف کئے اور ہر ایک گناہ کے بدلے دس دس نیکیوں کا ثواب دیا۔ تب وہ بندہ سوچے گا کہ جب ان چھوٹے چھوٹے گناہوں کا دس دس نیکیوں کا ثواب ملا ہے تو بڑے بڑے گناہوں کا تو بہت ہی ثواب ملے گا۔ یہ سوچ کر وہ بندہ خود ہی اپنے بڑے بڑے گناہ گنائے گا کہ اے خدا میں نے تو یہ گناہ بھی کئے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ اس کی بات سن کر ہنسے گا اور فرمائے گا کہ دیکھو میری مہربانی کی وجہ سے یہ بندہ ایسا دلیر ہو گیا ہے کہ اپنے گناہ خود ہی بتلاتا ہے۔ پھر اسے حکم دے گا کہ جا بہشت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے تیری طبیعت چاہے داخل ہو جا۔ تو کیا خبر ہے کہ خدا تعالیٰ کا اس سے کیا سلوک ہے یا اس کے دل میں کیا ہے۔ اس لئے غیبت کرنے سے بکلی پرہیز کرنا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۴۱۷)

سائنسی ورکشاپ کا انعقاد

نیاب (NIAB) فیصل آباد ایک دس روزہ سائنسی ورکشاپ کا انعقاد کر رہا ہے یہ ورکشاپ "پوسٹ گریجوایٹ ٹریننگ کورس" کے نام سے ۱۱ نومبر ۹۰ء سے لے کر ۲۵ نومبر ۹۰ء تک جاری رہے گی اس کورس میں پوسٹ گریجوایٹ کلاسز کے طلباء، ٹیچرز وغیرہ حصہ لے سکتے ہیں۔ اس کورس میں مندرجہ ذیل شعبہ جات میں ٹریننگ دی جائے گی:۔

۱۔ نیوکلیر ٹیکنیکس
(NUCLEAR TECHNIQUES)

۲۔ سپیکٹروسکوپی
(SPECTROSCOPY)

۳۔ کرومیٹوگرافی
(CHROMATOGROPHY)

ٹریننگ کورس کے اختتام پر کامیاب طلباء میں اسناد بھی تقسیم کی جائیں گی۔ مزید معلومات اور داخلہ فارم کے لئے مندرجہ ذیل ایڈریس پر رابطہ کریں۔

۱۔ نفیس احمد۔ ۱۴ کوارٹر صدر انجمن ربوہ
۲۔ محمد انعام الحق گل۔ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ
۳۔ التاف احمد۔ دار الصدر غربی (الطیف)

(ناظر تعلیم)

خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کیلئے اتباعِ رسولؐ ضروری ہے

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الاول) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"انسان کو اپنے خالق و رازق و محسن سے محبت ہوتی ہے مگر محبت کا نشان بھی ہونا چاہیئے۔ اس لئے فرماتا ہے" کہ دے اگر تمہیں اپنے مولیٰ سے محبت کا دعویٰ ہے تو اس کی پہچان یہ ہے کہ میری اتباع کرو پھر تم محبّ کیا اللہ کے محبوب بن جاؤ گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کے لئے آپ کے کچھ حالات جو قبل از دعویٰ نبوت تھے وہ ان کی محرم راز بی بی نے بیان کئے ہیں ( ) چاہیئے کہ وہ بھی اپنے سید و مولیٰ کی عادات کی پیروی کریں کیونکہ ان خصائل والا ذلیل نہیں ہوتا اور دنیا میں کون ہے جو عزت نہیں چاہتا۔ ذلت کے کئی اسباب ہیں۔

۱۔ ایسی بدنما شکل ہو کر لوگ حقارت سے دیکھیں۔
۲۔ محتاج ہو سائل بن کر جانا پڑے۔
۳۔ اولاد پر کوئی صدمہ گذرے۔
۴۔ ننگ و ناموس پر حملہ کیا جائے۔

غرض ایسی تمام ذلتوں سے بچنے کا یہی گر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سے واضح ہوتا ہے۔ آپ کی بی بی فرماتی ہے اِنَّکَ لَتَصِلُ الرَّحِم پہلی بات تو تم میں یہ کہ جہاں ماں کا تعلق ہو یا بی بی کا اس کا تو بہت لحاظ رکھتا ہے ماں کے سبب سے بھائیوں سے محبت ہوتی ہے، دادی کے سبب چچوں کے ساتھ۔ جو لوگ رحم کا لحاظ رکھتے ہیں اور صلہ رحمی کرتے ہیں ان کو اللہ ذلت سے بچاتا ہے۔"

(فرمودہ ۱۸ فروری ۱۹۱۰ء)

یہ کافی نہیں کہ آپ نے الفضل کسی سے لے کر پڑھ لیا۔ آپ خود خریدیں اور پڑھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۸ اخاء ۱۳۶۹ ہش ۸ ر اکتوبر ۱۹۹۰ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

(۱) ثابت قدمی خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے حاصل ہو سکتی ہے۔

(۲) مستقیم وہ ہے کہ سب بلاؤں کو برداشت کرے۔

(۳) صبر بڑا جوہر ہے ...... صبر جیسی کوئی شے نہیں۔ مگر صبر کرنا بڑا مشکل ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کی تائید کرتا ہے جو صبر سے کام لے۔

(۴) انسان جس قدر مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہوتا ہے اور دنیا میں اس پر آفتیں آتی ہیں یہ سب شامت اعمال ہی سے آتی ہیں۔

(۵) زہر کھا کر کوئی بچ نہیں سکتا۔ پس گناہ کی زہر کھا کر یہ توقع کرنا کہ وہ بچ جائے گا خطرناک غلطی ہے۔
جو شخص قبل از وقت نیکی کرتا ہے امید ہے کہ وہ پاک ہو جائے۔

(۶) اپنی روحانی بیماریوں کو دور کرنے کے واسطے ہر طرح کی کوشش کرو۔ صرف زبان سے نہیں بلکہ مجاہدہ سے۔ جس قدر طریق خدا تعالےٰ نے فرمائے ہیں وہ سب بجا لاؤ۔

(۷) قبرستان میں ایک روحانیت ہوتی ہے اور صبح کا وقت زیارت قبور کے لئے ایک سُنّت ہے۔ یہ ثواب کا کام ہے اور اس سے انسان کو اپنا مقام یاد آ جاتا ہے۔ انسان اس دنیا میں مسافر ہے۔ آج زمین پر ہے تو کل زمین کے نیچے ہے۔

(۸) اعمالِ صالحہ اور عبادات میں ذوق شوق اپنی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ یہ خدا تعالےٰ کے فضل اور توفیق پر ملتا ہے۔

(۹) خدا کا بننا اس طرح ہو سکتا ہے کہ ہر ایک گھنٹہ اور رات میں انسان ذکر الٰہی میں رہے۔

(۱۰) یاد رکھو تدبیر بھی ایک مخفی عبادت ہے اس سے وہ راہ کھل جاتی ہے جو بدیوں سے نجات پانے کی راہ ہے۔

معیشت کو بڑھاوا دے کے کیا لیں
اگر محروم ہیں امن و اماں سے
خداوندا یہ ڈاکو اور لٹیرے
یہ ناہنجار آئے ہیں کہاں سے

ابوالاقبال

کشتۂ تیغ انا لگتا ہے
واعظِ شہر "خدا" لگتا ہے

کوئی چہرہ نہیں لگتا چہرہ
آئینہ ٹوٹ گیا لگتا ہے

اس کے اندر ہے بلا کی وسعت
یہ کھلا شہر کھلا لگتا ہے

پھر کہیں سوچ کے سنّاٹے ہیں
برگِ آواز گرا لگتا ہے

پھر پھرا کر وہیں آ جاتا ہے
وقت گنبد کی صدا لگتا ہے

یا اخی کہہ کے بلاتے ہیں لوگ
کوہِ غم کوہِ ندا لگتا ہے

ماہ لگتا ہے ترا دستِ دعا
مہر نقشِ کفِ پا لگتا ہے

تُو اگر بول رہا ہو پیارے
"کوئی بولے تو بُرا لگتا ہے"

باغِ جنّت سے نکلنے والا
راستہ بھول گیا لگتا ہے

مجھ سے ہمدردی جتانے والے
تُو مرا کون ہے کیا لگتا ہے

جب ہَوا چلتی ہے ٹھنڈی مضطرؔ
شہر دیوار سے جا لگتا ہے

چوہدری محمد علی

محترمی احمد ندیم قاسمی کا مشہور شعر ہے
اتنا مانوس ہوں سنّاٹے سے
کوئی بولے تو بُرا لگتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر
اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

علمی مسائل

میں جب اپنے علاج کے سلسلے میں لندن گیا تو میرے وہاں پہنچنے سے چند دن پہلے وہاں کا ایک مشہور میوزیشن جو لندن کے ایک بہت بڑے اوپیرا میں کام کرتا اور پیانو وغیرہ بجاتا ہے اس کے دل میں اسلام کی رغبت پیدا ہوئی اور مجھے وہاں کے (مربیوں) نے بتایا کہ اس شخص کی اسلام کی طرف رغبت کی ایک عجیب وجہ ہے جو عام وجوہات سے بالکل الٹ ہے۔ اور اس سے پتہ لگتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دماغوں میں تغیر پیدا کر رہا ہے کوئی زمانہ ایسا تھا کہ اسلام کے راستہ میں سب سے بڑی روک تعدد ازدواج کا مسئلہ سمجھا جاتا تھا اور یورپ کے لوگ اصرار کرتے تھے کہ ایک سے زیادہ بیویاں کرنا سخت ظلم ہے مگر اب یہ حالت ہے کہ جب اس کے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہوئی تو وہ پہلے بعض اور (لوگوں) کے پاس گیا اور اس نے ان سے پوچھا کہ اسلام کا تعدد ازدواج کے متعلق کیا خیال ہے۔ انہوں نے کہا تو بہ توبہ یہ بات تو دشمنوں کی طرف سے سخت بگاڑ کر پیش کی جاتی ہے۔ اسلام میں کوئی ایسا حکم نہیں یہ تو خاص خاص مجبوریوں اور شرطوں اور قیدوں کے ساتھ اجازت دی گئی ہے۔ اس نے بتایا کہ انہوں نے جب مجھے یہ جواب دیا تو میں جھٹ کھڑا ہو گیا اور میں نے کہا کہ مجھے تو اسلام میں یہی ایک خوبی نظر آئی ہے اور تم کہتے ہو کہ اس کے ساتھ کئی قسم کی قیدیں اور شرطیں ہیں۔ میں تو وہاں جانا چاہتا ہوں جہاں مجھے سیدھی طرح بتایا جائے کہ اسلام اس کی اجازت دیتا ہے ( ) ہمارے مربیوں نے بتایا کہ اسلام اس کی اجازت دیتا ہے۔ مگر اس نے ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے کہ تم انصاف سے کام لو اور ہر بیوی کا حق ادا کرو وہ کہنے لگا یہ بات درست ہے اور میری عقل اسے تسلیم کرتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یورپ نے اسی تعلیم کو چھوڑ کر بہت کچھ کھویا ہے۔ اور ہم نے اپنے اخلاق بگاڑ لئے ہیں۔ اس لئے اب میں آپ کے پاس ہی آیا کروں گا۔ چنانچہ وہ خود بھی مجھے ملا اور اپنے بیوی بچوں کو بھی ہمارے گھر لایا اسی طرح ایک جرمن عورت جو مسلمات ہو چکی تھی۔

میرے پاس آئی اس نے باتوں باتوں میں ذکر کیا کہ جنرل نجیب نے مجھے سعودی عرب کے بادشاہ کے پاس بھیجا تھا اور اس نے مجھے کہا تھا کہ میرے بیٹے کے ساتھ شادی کر لو میں نے کہا شکر کرو تم بچ گئیں کیونکہ ان کی تو بہت سی بیویاں ہوتی ہیں۔ وہ کہنے لگی ساری بیویاں نہیں ہوتیں۔ اصلی بیوی ایک ہی ہوتی ہے۔ باقی سب داشتہ ہوتی ہیں پھر کہنے لگی جب اسلام نے مسلمانوں کو ایک سے زیادہ بیویاں کرنے کی اجازت دی ہے اور میں بھی مسلمان ہو گئی ہوں تو مجھے ایک سے زیادہ بیویوں پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ پھر وہ کہنے لگی میری کئی دفعہ پادریوں سے گفتگو ہوئی ہے۔ ایک دفعہ ایک پادری نے تعدد ازدواج کے خلاف تقریر کی تو میں نے کہا تم بڑے بیوقوف ہو عورت تو میں ہوں سوکن مجھ پر آتی ہے یا تم پر آتی ہے۔ مجھے تو سوکن آنے پر کوئی اعتراض نہیں اور تم خواہ مخواہ چڑتے ہو میں تو اسلام کے اس حکم کو غنیمت سمجھتی ہوں کیونکہ اسلام نے گو مرد کو ایک سے زیادہ بیویوں کی اجازت دی ہے مگر ساتھ ہی اس نے یہ بھی کہا ہے کہ انہیں ایک جیسا کھانا کھلاؤ ایک جیسے کپڑے دو اور ایک جیسا مکان دو۔ جب یہ چیز موجود ہے تو عورتوں کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ ہم کورٹ شپ کے بعد شادی کرتے ہیں۔ مگر دو سال تک کورٹ شپ کرنے کے باوجود پھر بھی لڑائی ہو جاتی ہے۔ اگر تعدد ازدواج کی صورت میں میرا خاوند مجھ سے لڑے گا تو اتنا تو ہو گا کہ ایک مکان میرا ہو گا اور اس کے ساتھ ہی دوسرا مکان میری سوکن کا ہو گا اور اس کے ساتھ تیسرا مکان میری تیسری سوکن کا ہو گا۔ میں شام کے وقت خاوند کا بازو پکڑوں گی اور اسے دوسرے گھر میں دھکیل دوں گی اور کہوں گی کہ سارا دن میں نے تیرا منحوس منہ دیکھا ہے۔ اب دوسری بیوی تیرا منہ دیکھے گی۔ اگر یہ ہوتا کہ کورٹ شپ کی وجہ سے ہماری کبھی لڑائی ہی نہ ہوتی تو پھر تو کوئی بات بھی تھی۔ لیکن جب ہماری بھی لڑائیاں ہوتی ہیں تو پھر اسلام کی اس اجازت سے اتنا تو فائدہ ہو سکتا ہے کہ جب خاوند کی عورت سے لڑائی ہو تو وہ اس کا بازو پکڑ کر اسے دوسری بیوی کے گھر دھکیل دے اور خود اس کا غصے والا چہرہ سارا دن نہ دیکھتی رہے۔ میں نے یہی واقعہ اسی میوزیشن کو سنایا تو وہ کہنے لگا آپ وہاں کی بات کرتے ہیں۔ میں لندن میں دس ہزار عورت ایسی دکھا سکتا ہوں جو اس بات کے لئے تیار ہے کہ مرد اگر انصاف سے کام لیں تو بے شک وہ کئی شادیاں کر لیں۔ مگر مشکل یہ ہے کہ ہمارے ملک میں اخلاق اتنے بگڑ چکے ہیں کہ اچھے خاوند میسر نہیں آتے۔ اب دیکھو یہ کتنا بڑا تغیر ہے جو ان میں پیدا ہو رہا ہے۔ اسی طرح کئی لوگ مجھے ملے جنہوں نے کہا کہ ہم نے بیس بیس تیس تیس سال سے شراب نہیں پی کیونکہ ہم اسے برا سمجھتے ہیں۔ اسی طرح پہلے پردے پر اعتراض کیا جاتا تھا۔ مگر اب یورپ میں ایسے لوگ پیدا ہو رہے ہیں جو پردے کی ضرورت کو تسلیم کرتے ہیں بلکہ عجیب بات یہ ہے کہ جب میں یورپ گیا تو وہی میوزیشن جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے اس نے مجھے کہا کہ میں نے آپ کا دیباچہ ( ) پڑھا ہے جس سے میرے دل میں ایک شبہ پیدا ہوا ہے۔ میں نے کہا فرمائیے کیا شبہ پیدا ہوا ہے کہنے لگا اس کتاب میں آپ نے لکھا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ مسجد میں عبادت کے لئے بیٹھے تھے کہ آپ کی ایک بیوی آپ سے ملنے کے لئے آگئیں چونکہ واپسی کے وقت رات ہو گئی تھی۔ اس لئے آپ اپنی بیوی کو گھر پہنچانے کے لئے ساتھ چل پڑے۔ راستہ میں آپ کو ایک آدمی ملا اسے دیکھ کر آپ کو شبہ ہوا کہ کہیں اسے ٹھوکر نہ لگ جائے اور وہ یہ خیال نہ کرے کہ میں کسی اور کو ساتھ لئے جا رہا ہوں۔ چنانچہ آپ نے اپنی بیوی کے منہ پر سے نقاب اٹھا دی اور اسے کہا کہ دیکھ لو یہ میری بیوی ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۳، صـ۱۵۶ صـ۲۸۵
بخاری باب الاعتکاف)

وہ کہنے لگا کہ جب میں نے یہ واقعہ پڑھا تو میرے دل میں اعتراض پیدا ہوا کہ پردہ تو اسلام کے نہایت اعلیٰ درجے کے حکموں میں سے ایک حکم ہے اور یہ پاکیزگی کی جان ہے۔ اگر کوئی بدبخت شخص ایسا تھا جس کے دل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پچاس ساٹھ سالہ زندگی کو دیکھ کر بھی شبہ پیدا ہوا تو وہ بے شک جہنم میں جاتا۔ اس کی کیا حیثیت تھی کہ محض اس کا ایمان بچانے کے لئے اپنی ایک بیوی کے منہ سے پردہ اٹھا دیا جاتا۔ جس شخص نے اتنی مدت دراز تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمات کو دیکھا آپ کی قربانیوں کو دیکھا آپ کے ایمان کو دیکھا آپ کے اخلاق کو دیکھا آپ کی محبت الٰہی کو دیکھا اور پھر بھی اس کے دل میں شبہ پیدا ہوا یہ بدبخت اگر مرتا تھا تو بے شک مرتا اس کے لئے کیا ضرورت تھی کہ آپ اپنی کسی بیوی کے منہ پر سے نقاب اٹھا دیتے میں نے اس سے کہا آخر آپ کو یہی اعتراض ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹی چیز کے لئے بڑی چیز کو کیوں قربان کر دیا بے شک اس کا ایمان بھی ایک قیمتی چیز تھی۔ مگر بہرحال وہ ایک کمزور انسان کا ایمان تھا۔ کیونکہ اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزگی پر شک کیا اس شخص کے ایمان کے بچانے کے لئے اپنی ایک بیوی کا پردہ اٹھا دینا ایک بڑی چیز کو چھوٹی چیز کے لئے قربان کر دینا ہے۔ کہنے لگا ہاں میرے دل میں یہی شبہ پیدا ہوا ہے۔ میں نے کہا کہ پھر اس کے معنے یہ ہیں کہ آپ تسلیم کرتے ہیں کہ چھوٹی چیز کو بڑی چیز کے لئے قربان کر دینا چاہیئے۔ مگر اس اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر اس مخصوص واقعہ کو دیکھا جائے۔ تو اس میں اس شخص کا ایمان بچانا بڑا کام تھا۔ اور بیوی کے منہ سے نقاب الٹ دینا چھوٹی بات تھی۔ کہنے لگا کس طرح میں نے کہا یہ تو تم جانتے ہو کہ پردے کا حکم پہلی شریعتوں میں نہیں تھا اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ پردے کا حکم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری سالوں میں نازل ہوا ہے۔ تیرہ سال تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں رہے اور پردے کا حکم نازل نہ ہوا پھر مدینہ تشریف لائے تو وہاں بھی چار پانچ سال تک پردے کا حکم نہیں اترا گویا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ نبوت کے بعد جو ۲۳ سالہ زندگی گزری ہے اس میں سے سترہ اٹھارہ سال تک آپکی بیویوں نے پردہ نہیں کیا اور جب پردے کا حکم مدینہ آنے کے بھی چار پانچ سال بعد نازل ہوا ہے تو تمہیں یہ ماننا پڑے گا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بیوی کو قریباً ہر صحابی نے دیکھا ہوا تھا۔ اب بتاؤ جس بیوی کو وہ ۱۰۰ دفعہ پہلے دیکھ چکا تھا۔ اگر ایک موقعہ پر اس کا ایمان بچانے کے لئے آپ نے اپنی ایک بیوی کا نقاب اٹھا دیا اس میں کیا حرج ہوا وہ آپ کی بیویوں کو جوانی کی حالت میں دیکھ چکا تھا اور اب تو وہ بڑی عمر کی ہو چکی تھیں۔ اس عمر میں اگر

باقی صـ ۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون - سین

جمہوریت اور اظہارِ رائے

جن لوگوں نے جمہوریت کا شروع شروع میں سوچا تھا انہوں نے تو خلوصِ دل سے یہ بات پیش کی ہو گی کہ لوگوں کی اپنی اپنی رائے معلوم کر لینے کے بعد جو لوگ زیادہ اچھے قرار دئے جاسکیں ان کو حکومت کا موقع دیا جائے اور جو قومیں خاصی لمبی اور پرانی روایات کی حامل ہیں وہاں یقیناً ایسا ہی ہوتا ہے۔ لیکن تیسری دنیا کے ممالک میں اوّل تو جمہوریت کا موجود ہونا ہی شک و شبہ والی بات ہے اور اگر موجود ہو بھی تو جس طرح لوگوں کو منتخب کیا جاتا ہے وہ جمہوریت کے قتل کے ہی مترادف سمجھنا چاہیئے۔ تیسری دنیا کے کسی بھی ملک کو لے لیجئے انتخابات کے وقت لوگوں کو خریدا بھی جاتا ہے اور انہیں اپنی صحیح رائے کے اظہار سے روکا بھی جاتا ہے۔

اور انہیں اس بات پر بھی مجبور کیا جاتا ہے کہ جو ان سے کہلوایا جانا مقصود ہے وہی بات کہی جائے۔ اگر اس طرح انتخابات کروائے جائیں تو تیسری دنیا کا کوئی بھی ملک ہو کس طرح کہا جاسکتا ہے کہ اس نے جمہوری انداز اپنا لیا ہے۔ جمہوری انداز تو حقیقت میں یہ ہے کہ ہر شخص نے جو ایک طویل تجربے کے بعد ایک رائے اپنائی ہے۔ اسی رائے کا اظہار ہو کوئی اس سے یہ نہ کہے کہ تم یہ نہ کہو اور وہ کہو تم اپنی رائے کو ٹھپ کر کے رکھ دو اور میری رائے کے ساتھ مل کر اظہارِ رائے کرو۔

لیکن بہر حال لوگوں کا کہنا ہے کہ فی الوقت کیسی بھی جمہوریت ہو اگر اسے قائم و دائم رکھا جائے تو وہ وقت دور نہیں جب ان ممالک کی جمہوریت بھی صحیح معنوں میں جمہوریت بن جائے گی۔ لوگ بلاخوف و خطر اور بغیر کسی امید اور لالچ کے اپنی کسی رائے کا اظہار کریں گے اور صرف ان لوگوں کو آگے آنے کا موقعہ ملے گا جنہیں کثیر تعداد اچھا سمجھتی ہے۔ یا اس منصب کا اہل سمجھتی ہے۔ یہی حال ریفرنڈم کا ہے۔ اگر ریفرنڈم میں بھی لوگوں کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنی رائے نہ دیں بلکہ کسی اور کی رائے کا اظہار کریں تو وہ ریفرنڈم بھی بے معنی ہو کر رہ جائے گا۔

ہماری تو دعا یہ ہے کہ جمہوریت پھلے پھولے اور صحیح معنوں میں انتخابات ہوں اور اگر کہیں ریفرنڈم ہو تو اس میں بھی اظہارِ رائے کے مواقع ہونے چاہئیں۔

اگرچہ کہا تو یہی جاتا ہے کہ غیر جانبدار منصفانہ اور آزادانہ انتخابات ہوں گے یا ریفرنڈم ہو گا۔ لیکن ایسا ہوتا ہے یا نہیں یہ الگ بات ہے۔

مصر کے صدر حسنی مبارک نے گزشتہ روز کہا کہ وہ اکتوبر کی ۱۱ تاریخ کو اس بات پر ریفرنڈم کروائیں گے کہ آیا پارلیمنٹ کو ختم کیا جائے یا نہیں۔ آپ ریڈیو اور ٹیلی وژن پر تقریر کر رہے تھے۔ آپ نے ہائی کورٹ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ گذشتہ مئی میں اس نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ موجودہ پارلیمنٹ کی تشکیل اسے عدم وجود کی طرف لے جاتی ہے۔ اس پارلیمنٹ کا انتخاب ۱۹۸۷ء میں ہوا تھا اور متناسب نمائندگی کے قوانین کو سامنے رکھ کر یہ انتخاب کیا گیا تھا۔ اس طریقِ انتخاب میں ہر ووٹر کو یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ پارٹی کے چنندہ ممبروں میں سے وہ انتخاب کرے اور اس طرح تمام چنے گئے ممبروں کو جو ووٹ ملتے ہیں ان کی مجموعی تعداد کے متعلق یہ سمجھا جاتا ہے کہ انہوں نے اس پارٹی کو ووٹ دیا ہے۔ لیکن ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ دیا کہ دستور میں یہ واضح طور پر موجود ہے کہ ہر ووٹر کسی خاص نام کا انتخاب کرے گا۔ صدر حسنی مبارک نے کہا کہ وہ عدالت کے فیصلے کا احترام کرتے ہیں لیکن وہ چاہتے ہیں کہ عوام الناس جو حقیقی سیاسی قوت کا سرچشمہ ہیں وہ فیصلہ کریں کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔ کہا جاتا ہے کہ ریفرنڈم کے متعلق امید یہ ہے کہ وہ پارلیمنٹ کو ختم کرنے کا فیصلہ دے گا اور ساتھ ہی یہ بھی کہ آئندہ دو ماہ کے اندر انتخاب ہونے چاہئیں۔ ہم ایسی باتیں صرف خبر کے طور پر قارئین کی خدمت میں پیش نہیں کرتے بلکہ مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ چونکہ دنیا کا امن اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ حکومتوں کے لئے اہل افراد کو ہی منتخب کیا جائے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم دنیا کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہر ملک کے لوگوں کی رہنمائی کرے کہ وہ کس طرح انتخاب کرتے ہیں۔ اور کس طرح اپنے نمائندوں کو آگے لاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ مصر کے اس ریفرنڈم کو بھی مصریوں کے لئے بلکہ انسانیت کے لئے مفید بنائے۔

میجر (ریٹائرڈ) الکمبی گیوا

۱۹۴۵ء میں مَیں نائیجیریا گیا تو غیر از جماعت اوّلیں دوستوں میں ایک مسٹر برگس بھی تھے۔ ان سے یوں دوستی لگی کہ مجھے بھی اخبارات سے تعلق رکھنے میں لطف آتا تھا اور یہ بحیثیت مربی میری ایک ضرورت بھی تھی اور مسٹر برگس بھی ایک صحافی تھے اور ایک چھوٹے سے دفتر سے اپنا ہفتہ وار سٹیٹس مین اخبار شائع کرتے تھے۔ مَیں نے اسی اخبار میں پاکستان کے متعلق اور جماعت کے متعلق خاصی تعداد میں مضمون چھپوائے اور اس اخبار کو جو کتابیں (ریویو) تبصرے کے لئے آتی تھیں ان پر میں تبصرے بھی لکھتا رہا یہ دفتر ایک غریب آدمی کی بیٹھک سے زیادہ وسیع نہیں تھا۔ اس میں یا مسٹر برگس بیٹھتے تھے یا ایک اور شخص جو ان کی عدم موجودگی میں بھی تحریریں میں مصروف رہتا تھا۔ مَیں اکثر مسٹر برگس سے ملنے انہیں مضامین دینے یا تبصرے کے لئے ان سے کتابیں لینے کے لئے اس دفتر میں جایا کرتا تھا۔ جو شخص اس دفتر میں بیٹھ کر ہر وقت تحریریں میں مصروف رہتا تھا۔ اسے مَیں نے کچھ عرصے کے بعد دیکھا کہ رمضان کے ایام میں مغرب اور عشاء کی نمازیں اور تراویح ہماری بیت الذکر میں پڑھتے۔ مَیں محراب میں بیٹھتا تو اس کے قریب ہی یہ بھی نہایت خاموشی کے ساتھ بیٹھے رہتے۔ تفصیلی گفتگو کا موقعہ نہ ملتا البتہ یہ مجھے پتہ چل گیا کہ ان کے والدین احمدی تھے اور یہ کچھ آزاد ماحول میں کسی قدر احمدیت سے برگشتہ ہو گئے تھے۔ لیکن اب پھر انہیں احمدیت سے انس پیدا ہوا اور انہوں نے بیت الذکر میں آنا شروع کر دیا۔ آہستہ آہستہ ہماری آپس میں دوستی ہو گئی اور ہم سفارتخانوں کی تقاریب میں اکٹھے جانے لگے۔ اسی طرح بعض اوقات پریس کانفرنسز میں بھی اکٹھے ہی شرکت کرتے۔ میرا اخبارات سے تعلق بڑھتا گیا اور میری وجہ سے خدا کے فضل سے انہیں بھی اخبارات میں پہلے سے زیادہ پذیرائی ملنے لگی۔ چنانچہ کچھ عرصے کے بعد وہ فوج میں شامل ہو گئے۔ اور فوج میں انہیں انفرمیشن آفیسر کے عہدے پر فائز کر دیا گیا۔ انہیں دنوں زائرے میں ملکی حالات ٹھیک نہیں تھے۔ آپس میں جنگ جاری تھی مسٹر لوممبا بھی انہی دنوں ہلاک کئے گئے۔ مسٹر شومبے کو گرفتار کر کے کہیں اور لے جایا گیا۔ نائیجیریا کی فوج بھی اس جھگڑے کے نمٹانے کے لئے پہنچ گئی۔ ان فوجی دستوں کے ساتھ یہ شخص انفرمیشن آفیسر کے طور پر بھیجے گئے۔ وہاں پر پاکستانی فوج کے ایک احمدی دوست صوبیدار غلام رسول صاحب بھی موجود تھے۔ انہوں نے مجھ سے خط و کتابت کی تو میں نے انہیں اس احمدی انفرمیشن آفیسر کا پتہ دیا چنانچہ ان کے بھی آپس میں گہرے تعلقات ہو گئے جب یہ دوست واپس نائیجیریا تشریف لائے تو احمدیت ان میں پوری طرح رچ بس گئی تھی۔ ان کی خواہش تھی کہ کچھ جماعتی کام ان کے بھی سپرد کئے جائیں تاکہ یہ اپنی صحافیانہ اہلیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جماعت کے کاموں میں مدد دے سکیں چنانچہ انہوں نے از خود مختلف طریقوں سے جماعت کی خدمت کرنا شروع کر دی۔

مَیں نائیجیریا سے واپس آگیا۔ یہ سلسلے کی خدمت میں آگے بڑھتے رہے۔ چنانچہ جب حضرت امام جماعت (الثالث) نے نائیجیریا کا دورہ کیا تو ان صاحب نے حضور کے اعزاز میں ایک مسلح فوجی دستہ حضور کے دوروں میں ساتھ ساتھ رکھا۔ حضور کے بار بار فرمانے پر کہ مجھے کسی حفاظت کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ہمیشہ کہتے کہ یہ دستہ حفاظت کے لئے نہیں ہے بلکہ حضور کے اعزاز کی خاطر میں اسے حضور کی معیّت میں رکھتا ہوں۔ حضور نے ان کے اخلاص کی قدر فرمائی اور ان سے بہت محبت کا سلوک کیا۔ جب فوج سے ریٹائر ہو گئے تو انہوں نے اپنی صحافیانہ صلاحیت کو سلسلے کے اخبار "دی ٹروتھ" کے لئے وقف کر دیا۔ چنانچہ سالہا سال تک یہ اخبار ٹروتھ کے ایڈیٹر رہے اور یہ کہنا کہ کسی صورت میں بھی مبالغہ نہ ہو گا کہ بہت کامیاب ایڈیٹر رہے۔ اب اسی اخبار میں ان کی وفات کی خبر چھپی ہے تو مجھے یہ ساری باتیں دوبارہ یاد آگئیں۔ اور جی چاہا کہ اپنے اس دوست اور جماعت کے خادم کا ذکر اپنے قارئین سے کروں۔ ان کا نام تھا "الکمبی گیوا" اور یہ بعد میں میجر کے عہدے پر فائز ہو گئے تھے۔ چنانچہ میجر (ریٹائرڈ) الکمبی گیوا کہلائے۔ اب وفات پا چکے ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کے درجات کو بلند فرماتا رہے اور جماعت کو آپ کا نعم البدل عطا کرے۔

خدام کی توجہ کے لئے

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ کے تحت دوران سال کے چوتھے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان 'سچائی' ہے جس کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵ اکتوبر ۹۰ء ہے

(مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چین اور دیگر ممالک

دُنیا کے اکثر ممالک کو اس بات کی ضرورت ہے کہ وہ اپنی ملکی پیداوار کو بڑھائیں تاکہ یہ تمام اشیاء ان کے اپنے بھی کام آئیں اور وہ دوسرے ممالک کو یہ اشیاء فراہم کر کے فارن ایکسچینج بھی حاصل کر سکیں۔ لیکن جہاں تک چین کا تعلق ہے یہاں اس بات کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ پیداوار کو کم کیا جائے چنانچہ اب جبکہ چین اپنی ۴۱ ویں سالگرہ منا رہا ہے۔ یہ فیصلے کئے جا رہے ہیں کہ اپنے آپ کو اس پریشانی سے محفوظ رکھا جائے کہ گزشتہ دس سالوں میں پیداوار ضرورت سے زیادہ بڑھا دی گئی۔ جس کی وجہ سے اقتصادیات پر بُرا اثر پڑا اور ۸۹-۱۹۸۸ء میں تو افراطِ زر کی کیفیت پیدا ہو گئی۔ اب ۱۹۸۸ء سے یہ کوشش شروع کی جا چکی ہے کہ پیداوار کی رفتار کو کم کیا جائے اور سماج نے جو اپنے اوپر ضرورت سے زیادہ تقاضے عائد کر رکھے ہیں ان کی حوصلہ شکنی کی جائے یہی وجہ ہے کہ افراط زر کی شرح ۲،۷ فی صد سے کم ہو کر ۴، فی صد یا ایک فی صد رہ گئی ہے جب یہ فیصلہ کیا گیا کہ پیداوار کی رفتار کو کم کیا جائے تو دیکھنے میں آیا کہ ۱۹۸۹ء میں جتنی کمی متوقع تھی اس سے بھی زیادہ کمی واقع ہو گئی۔ یہ بات چین کے لئے نہایت مفید ہے۔ اب کہتے ہیں کہ ان کی مارکٹ مستحکم ہو گئی ہے اور زراعت کے بھی اچھے نتائج سامنے آنے لگے ہیں۔ جہاں تک عام آدمی کی معیشت کا سوال ہے وہ پہلے سے بہتر ہو رہی ہے اگرچہ معاشیات کا اندازہ لگانے والوں کا کہنا ہے کہ اس کی رفتار ضرورت سے کم ہے۔

چین دنیا کا سب سے زیادہ آبادی والا ملک ہے اور یہاں کے معاشی حالات دوسروں پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ جہاں تک ۱۹۴۹ء کے دہاکے کا سوال ہے اور یہ وہ سال ہے جب پیپلز ریپبلک آف چائنا کا سنگ بنیاد رکھا گیا تھا۔ صرف دہاکے کی نہیں بلکہ ۱۹۴۹ء سے ۱۹۸۰ء تک کی بات ہے یہ وہ عرصہ ہے جس میں اقتصادیات کو فروغ ملا گویا کہ یہاں سے شروع ہو کر یہ آگے بڑھنے لگی اور یہی وہ ایام ہیں جن میں چین نے دنیا کی ۱/۵ آبادی کی ضروریات کو پورا کرنے کا ہدف حاصل کیا اور یہ ایک ایسی بات ہے جو ۱۹۴۹ء سے پہلے کبھی وقوع پذیر نہیں ہوئی تھی۔ اس کے علاوہ بھی چین بہت سی دیگر باتوں کے حصول پر اپنا سر فخر سے بلند کر سکتا ہے۔ فرق کا اندازہ کیجئے کہ ۱۹۴۹ء میں فولاد کی پیداوار ایک سال میں اتنی تھی جتنی کہ آج کل ایک دن میں حاصل کی جاتی ہے گویا کہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ پیداوار ۳۶۵ گنا بڑھی ہے۔

گزشتہ سال جون میں تیانن من چوک میں جو کچھ ہوا تھا اسے مغربی ممالک نے قابل مذمت قرار دیا اور ہوسٹن میں ۷ بڑے صنعتی ممالک نے فیصلہ کیا کہ چین پر پابندیاں لگانی چاہئیں۔ ان پابندیوں کا اثر تو ضرور پڑتا ہے۔ لیکن جس ملک پر پابندیاں لگائی جاتی ہیں۔ اگر وہ ہمت اور مستقل مزاجی سے کام لے تو یقیناً اس کا بہت کچھ بگاڑنا مشکل ہو جاتا ہے چین نے بھی ان پابندیوں کی موجودگی میں یہ کوشش کی کہ دیگر ممالک کے ساتھ سفارتی تعلقات کو بڑھایا جائے اور یہاں دیگر ممالک سے مراد تیسری دنیا کے ممالک ہیں۔ ان واقعات کے بعد ۶ اگست کو چینی وزیر اعظم لی پنگ انڈونیشیا گئے اور اس طرح انڈونیشیا کے ساتھ تعلقات پہلے سے زیادہ مضبوط ہو گئے اس سے قبل ۳ جولائی کو چین اور انڈونیشیا کے سفارتی تعلق کو دونوں ملکوں کے وزرائے خارجہ کی ملاقات کے بعد بحال کر دیا گیا تھا۔ جولائی ۲۱ کو چین کے وزیر خارجہ ریاض (سعودی عرب) گئے اس سے پہلے وہاں تجارتی نمائندگی تو موجود تھی لیکن سفارت خانہ نہیں تھا۔ اس دورے کے نتیجے میں سعودی عرب میں پیپلز ریپبلک آف چائنا کا سفارت خانہ کھل گیا۔ جولائی ۲۳ کو چینی وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ جہاں تک چین کو دوسرے ممالک سے الگ تھلگ کرنے کا سوال ہے یہ بادل اب چھٹ رہے ہیں اور مختلف ممالک کے ساتھ چین کے نہایت مخلصانہ سفارت کاری کے تعلقات مستحکم ہو رہے ہیں۔ یہ بات چین کے وزیر اعظم نے آسٹریلیا کے وزیر اعظم کے چین کے دورے کے دوران کہی تھی۔ وہ اس وقت صرف انڈونیشیا اور سعودی عرب کا ذکر نہیں کر رہے تھے۔ اس سے چار ماہ قبل وزیر اعظم لی نے کہا تھا کہ بہت سے حقائق اس بات کا ثبوت پیش کر رہے ہیں کہ تیسری دنیا کے ممالک کے ساتھ ہمارے تعلقات مضبوط سے مضبوط تر ہو رہے ہیں۔ اور ان حالات میں ہم ہر قسم کی پابندی کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ وزارت خارجہ چین کے ایک افسر نے ان حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ تیسری دنیا کے ممالک اور چین میں بہت سی باتیں مشترک ہیں۔ سب سے پہلی بات جو ان میں مشترک ہے وہ تو یہ ہے کہ یہ سب ممالک ظلم و تشدد کی چکی میں پستے رہے ہیں اور ان سب ممالک میں خارجہ پالیسیاں نہایت آزاد ہیں اور انہیں مزید ترقی کے لئے آزاد فضا کی ضرورت ہے۔ یہ اشتراک سفارتی تعلقات کو قائم کرنے اور ان کے مستحکم ہونے میں مدد دیتے ہیں۔ اور یہی ایک ایسی بات ہے جو اقتصادی تعاون کی طرف توجہ مبذول کراتی ہے۔ مختلف ممالک کے متعدد عمائدین چین کے دورے کے لئے تشریف لائے ان میں مصر، ایکوٹوریل گنی، سنٹرل افریقن ریپبلک، متحدہ عرب امارات اور مالی جیسے ممالک شامل ہیں اسی طرح چین کے عمائدین نے بھی مختلف ملکوں کے دورے کئے ہیں وہ کوریا بھی گئے۔ پاکستان بھی گئے۔ ایران اور عراق بھی گئے۔ میکسیکو اور برازیل اور یوراگوائے بھی گئے اور جن ٹاؤن بھی انہوں نے دورہ کیا اور چلی اور سنگاپور اور تھائی لینڈ بھی ان کے دورے کا مرکز رہے۔

چین کی پالیسی یہ ہے کہ وہ عالمی معاملات کے متعلق اپنے خیالات کا بے لاگ اظہار کرے وہ عربوں اور فلسطینیوں کی حمایت کرتے ہیں عراق اور کویت کے تعلقات کو بہتر بنانا چاہتے ہیں۔ جنوبی افریقہ میں نسل پرستی کی پالیسی کو ختم کرانا چاہتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ تیسری دنیا کے تمام ممالک سے چین کو ہمیشہ حمایت حاصل رہی ہے۔ چین نے اپنے قریبی ہمسایوں کے ساتھ بھی تعلقات کو بہتر بنانے کی کوشش کی ہے۔ گزشتہ مارچ میں چین اور نئی دہلی نے فیصلہ کیا کہ سرحدی اختلافات کو ختم کرنے کے لئے ملاقاتیں کی جائیں۔ مئی کے اوائل میں منگولیا کی پارلیمنٹ کے چیئرمین نے چین کا سرکاری دورہ کیا اور ۱۹۶۲ء سے لے کر اب تک منگولیا کے کسی لیڈر کا یہ پہلا دورہ تھا۔ اس دورے کے دوران دونوں ممالک نے اس بات کا اظہار کیا کہ وہ اپنے تعلقات کو پہلے سے زیادہ مضبوط بنانے کی کوشش کریں گے۔ ویت نام کے ساتھ بھی تعلقات پہلے سے بہتر ہیں۔ اسی طرح افریقہ کے ممالک کے ساتھ بھی چین نے اپنے تعلقات کو پہلے سے زیادہ مضبوط کیا ہے۔ ان کی اقتصادی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنی تجارت بھی ان ممالک سے بڑھا لی ہے۔ افریقی ممالک میں کئی پراجیکٹس ایسے ہیں جو چین نے مکمل کئے ہیں گزشتہ دس سالوں میں اس قسم کے ۳۳۵ پراجیکٹ مکمل کئے گئے ہیں اور چین نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ وہ آئندہ اسی کام کو جاری رکھے گا۔ تیسری دنیا کے ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ چین اور ان ممالک کا آپس میں ہائی ٹیک فیلڈ میں تعاون بڑھ رہا ہے۔ یہ ساری باتیں چین کو ایک ہمدرد ملک بنا دیتی ہیں اور کسی ملک کے لئے اس سے بڑھ کر فخر کی بات کیا ہو گی کہ اسے دیگر ممالک اپنا ہمدرد سمجھیں۔ اب جبکہ چین اپنا ۴۱ واں یوم آزادی منا رہا ہے۔ ہم اپنی طرف سے اس ملک کے تمام باشندوں کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس ملک کو زیادہ سے زیادہ مستحکم بنائے۔ ان کی اقتصادی اور معاشی حالات کو اس قدر فروغ ملے کہ یہ تیسری دنیا کے ممالک کی حمایت کر سکیں اور ان کو ضروری امداد بہم پہنچا سکیں۔

(ا ن ر س)

موسم سرما کی سبزیات کاشت کریں

سبزیاں انسانی غذا کا بڑا اہم جزو ہے۔ ان میں تمام ضروری اجزا موجود ہوتے ہیں جن کی انسانی جسم کی نشوونما کے لئے بڑی ضرورت ہوتی ہے مثلاً حیاتین، نمکیات اور طاقت کے ضروری حصارے۔

آج کل مہنگائی کی وجہ سے تمام اشیاء اور سبزیات کی قیمتیں بڑھی ہوئی ہیں۔ لہٰذا احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ سبزیوں کو گھروں میں اگائیں۔ بعض احباب نے ذکر کیا ہے کہ وہ بازار سے سبزی نہیں خریدتے بلکہ گھر میں جو تھوڑی سی جگہ ہے اس میں اپنی ضرورت اور موسم کے مطابق سبزیاں پیدا کرتے ہیں اگر دوست تھوڑی سی توجہ فرما دیں تو وہ اپنی ضروریات کا کافی حصہ پورا کر سکتے ہیں۔

ہمارے ملک میں سبزیوں کے استعمال کی اوسط فی کس ۸۵ گرام کے قریب ہے۔ جبکہ امریکہ، یورپ کے ملکوں میں اوسط ۲۸۵ گرام ہے۔ لہٰذا ہمیں پوری کوشش کرنی چاہیئے کہ جس قدر ممکن ہو سکے سبزیاں کاشت کریں۔ موسم سرما کی سبزیات کے بیج دفتر وکالت زراعت سے حاصل کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت عطا فرماوے۔

(وکالت زراعت ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں اور ان کا تجزیہ

خبریں یا سنی جاتی ہیں یا پڑھی جاتی ہیں۔ خبروں کا حصہ تو بہت کم لوگ ہوتے ہیں جو کہہ سکتے ہیں کہ خبر درست ہے یا غلط ۔ باقی سب لوگوں کو تو پڑھی ہوئی یا سنی ہوئی خبر پر یا تو اعتبار کرنا پڑتا ہے یا از خود اس کی تردید کے جذبات دل میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ نہیں کہہ سکتے کہ بات واقع ہوئی ہے یا نہیں ہوئی ہے۔ تو اسی طرح ہوئی یا کسی اور طرح اور اگر ہوئی ہی نہیں تو بیان کیوں کی گئی اور اسے نشر کیوں کیا گیا۔ اس کی وجوہات سے بھی عام قاری واقف نہیں ہو پاتے۔

گذشتہ دنوں ایک خبر نشر ہوئی اور وہ یہ تھی کہ عراق کے صدر صدام حسین نے اسرائیل سے کہا ہے کہ وہ پانچ لاکھ فلسطینیوں کو مقبوضہ علاقوں سے اٹھا کر کویت میں آباد کرنے کے لئے تیار ہے۔ اور یہ کہ وہ نہیں چاہتا کہ کسی رنگ میں بھی اسرائیل کو برافروختہ کرے۔ سعودی ٹیلی وژن پر تنقید کرتے ہوئے وزارتِ خارجہ کے ایک نمائندے نے کہا کہ اسرائیل نے ایسا کوئی اعلامیہ وصول نہیں کیا اور یہ پیشکش نہایت عجیب ہے۔ خاص طور پر جب تمام حالات کا جائزہ لیا جائے۔ سعودی ٹیلیوژن نے یہ بات نشر کی کہ صدام نے اسرائیل کے صدر کو کینتھ کاؤنڈا کے ذریعے پیغام بھیجا ہے کہ اسرائیل کو برافروختہ کرنے کا عراق کا کوئی ارادہ نہیں اور یہ کہ وہ اس بات میں دلچسپی رکھتا ہے کہ ہر وہ معاملہ جسے آجتک متنازعہ فیہ کہا گیا ہے اس کے متعلق گفتگو کر کے اتفاق رائے کر لیا جائے۔ یروشلم میں سیاسی مبصروں کا کہنا ہے کہ یہ خبر تو زیادہ ثقہ نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ سعودی حکومت اس بات کی کوشش کرتی معلوم دیتی ہے کہ وہ صدام حسین کے وقار کو ٹھیس پہنچانے کے لئے دنیا کو یہ بتائے کہ عربوں کے ازلی دشمن یعنی اسرائیل کے ساتھ اس کے روابط بڑھ رہے ہیں۔ اب یہ بات ایسی ہے کہ قاری از خود اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔ کیا صدام حسین نے واقعی ایسا کوئی پیغام اسرائیل بھیجا ہے اور اگر پیغام بھیجا ہے تو کیا اس کی نوعیت وہی ہے جو بیان کی گئی ہے۔ اور اگر کوئی پیغام نہیں بھیجا گیا تو کیا سعودی عرب واقعی صدام حسین کے وقار کو ٹھیس پہنچانے کے لئے یہ غلط پراپیگنڈا کر رہا ہے۔ قاری بیچارہ کتنا مجبور ہے جو کچھ اسے بتایا جاتا ہے۔ اس کے متعلق اسے از خود فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ یہ بات سچ ہے یا غلط اور یہ فیصلہ کرنے کے لئے اس کے پاس اتنے حقائق بھی موجود نہیں ہوتے کہ وہ فی الواقعہ کسی صحیح نتیجے تک پہنچ سکے ہم سمجھتے ہیں کہ دنیا بھر میں فسادات کی ایک جڑ غلط خبریں ہیں خاص طور پر ایسی خبریں جو اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے پیش کی جائیں۔ جبکہ دوسروں کو بلاوجہ نقصان پہنچانا مقصود ہو۔ ان حالات میں قاری بیچارے کیا کر سکتے ہیں۔ اسی لئے آپ نے دیکھا ہوگا کہ دوکانوں پر یا دیگر ایسی جگہوں پر جہاں لوگ جمع ہو کر سیاسی حالات کے متعلق گفتگو کرتے ہیں کتنی گرما گرمی پائی جاتی ہے۔ ہر شخص اپنا خیال پیش کرتا ہے۔ دوسرے کے خیال کی تردید کرتا ہے وہ دراصل خبروں سے اپنے اپنے رنگ میں اثر لیتے ہیں کسی نے خبر کو ٹھیک کہا کسی نے اسے غلط بتایا اور پھر ان دونوں طبقوں کی آپس میں خوب ٹھن جاتی ہے۔ یہی بات تو دنیا میں فساد کی جڑ ہے۔ کیا ایسا ممکن ہے کہ ہر خبر اسی وقت نشر کی جائے یا چھاپی جائے جب اس کے متعلق یہ معلوم ہو جائے کہ وہ ہر پہلو سے درست ہے۔ ہمارے خیال میں یہ ممکن نہیں جو خبریں دیتے ہیں ان کا کام ہے کہ وہ صحیح خبریں دیں لیکن ان کے مقاصد کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ وہ خبروں کو توڑ مروڑ کر پیش کریں۔ غلط سلط باتیں لوگوں کو بتائیں۔ تاکہ وہ اپنا مقصد حاصل کر سکیں۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم راجہ بشیر الدین احمد صاحب دارالبرکات ربوہ عرصہ ڈیڑھ سال سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔

○ مکرم نسیم احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ فیصل آباد اگہام شدید بیمار ہیں۔ اور کمپلکس ہسپتال اسلام آباد میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم شبیر حسین صاحب قائد ضلع بہاولپور کے بیٹے نعیم الرشید صاحب کی دائیں ٹانگ کی پنڈلی موٹر سائیکل کے حادثہ میں ٹوٹ گئی ہے۔

○ مکرم منصور احمد صاحب مبشر مربی سلسلہ کی والدہ محترمہ بعارضہ قلب بیمار ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دُعا کریں۔

اعلان نکاح

○ مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب برادر اصغر مکرم عبدالستار بدر صاحب دارالصدر غربی ربوہ کا نکاح مکرمہ امۃ القدوس طلعت صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر عبدالباری صاحب انچارج ہومیو ڈسپنسری وقف جدید ربوہ کے ساتھ دس ہزار امریکن ڈالر حق مہر پر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے ۲۳ ستمبر ۱۹۹۰ء بعد نماز عصر بیت المبارک میں پڑھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو جانبین کے لئے بہت بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

تقریب شادی

○ عزیزہ قدسیہ ملک بنت برادرم ملک محمد اشرف صاحب سپننگ ماسٹر کالونی سرحد ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ نوشہرہ کی تقریب شادی مورخہ ۳۱، مئی ۹۰ء بروز بدھ منعقد ہوئی۔ بارات اسی روز سہ پہر اسلام آباد سے نوشہرہ پہنچی

باقی صـ۸ پر

بقیہ از صـ۳ سے آگے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی کے منہ سے نقاب الٹ دیا تو چاہے وہ کتنا ہی کمزور ایمان والا شخص ہو اس کے ایمان کو بچانے کے لئے آپ کا تھوڑی دیر کے لئے نقاب الٹ دینا بالکل بے حقیقت بات تھی کیونکہ اس بیوی کو اس نے جوانی کی حالت میں بھی دیکھا ہوا تھا اور اب وہ بڑی عمر کی ہو چکی تھی۔ جوانی میں سو دفعہ دیکھنے والے شخص کے سامنے اگر آپ نے بڑی عمر میں اپنی ایک بیوی کے منہ سے اس کا ایمان بچانے کے لئے تھوڑی دیر کے لئے پردہ اٹھا دیا۔ تو آپ نے بڑی چیز کو چھوٹی چیز پر قربان نہیں کیا بلکہ چھوٹی چیز کو بڑی چیز کے لئے قربان کیا۔ اس جواب سے وہ خوش ہو گیا کہنے لگا اب میری سمجھ میں بات آگئی ہے۔ اب غور کرو یہ کتنا بڑا تغیر ہے کہ یا تو یہ کہا جاتا تھا کہ چونکہ اسلام پردے کا حکم دیتا ہے اس لئے جھوٹا ہے اور یا یہ کہا جاتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت ایک شخص کا ایمان بچانے کے لئے اپنی بیوی کے منہ پر سے ایک منٹ کے لئے بھی نقاب کیوں اتارا۔ ڈسمنڈ شا انگلستان کے بہترین مصنفوں میں سے ہے کم از کم وہ خود اپنے آپ کو ایچ جی ویلز سے بھی بڑا سمجھتا ہے وہ مجھے ملا تو کہنے لگا کہ سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ امن پھیلانے والا جو نبی آیا اس کو لڑائی کرنے والا نبی کہا جاتا ہے اور پادری اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ پھر وہ کہنے لگا آپ شائد مجھے پاگل قرار دیں گے کہ عیسائی ہو کر میں ایسی باتیں کرتا ہوں۔ یہ ٹھیک ہے کہ میں عیسائی ہوں لیکن مجھے یقین ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسیح ناصری سے بڑے تھے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ تعلیم دنیا میں لائے وہ مسیح ناصری نہیں لائے۔

آپ حیران ہونگے کہ میں عیسائی ہو کر ایسی بات کر رہا ہوں لیکن میں سچی بات کا انکار کیسے کر سکتا ہوں پھر جب میں اسے رخصت کر کے اپنے کمرے کی طرف آیا تو مجھے محسوس ہوا کہ کوئی شخص میرے پیچھے پیچھے آ رہا ہے میں نے مڑ کر دیکھا تو ڈسمنڈ شا آ رہا تھا کہنے لگا۔ میرے دل میں ایک سوال پیدا ہوا تھا۔ میں نے چاہا کہ آپ سے پوچھ لوں۔ میں نے کہا کیا سوال ہے۔ کہنے لگا جب میں تقریر کرتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑے نبی تھے تو مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ میری زبان سے خدا بول رہا ہے مگر یہ عیسائی لوگ پھر بھی نہیں مانتے۔ میں نے کہا مسٹر ڈسمنڈ شا یہ لوگ صرف تمہاری آواز سنتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی آواز نہیں سنتے لیکن جب یہ لوگ بھی خدا تعالیٰ کی آواز سننے لگ گئے اور خدا تعالیٰ ان کے دلوں میں بھی بولا تو ان پر بھی اثر ہو جائے گا۔ اور یہ بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے قائل ہو جائیں گے۔ اس پر اس کی تسلی ہو گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین نوؔ

احسان نصیر احمد ابن مکرم سفیر احمد صاحب قریشی
۲/۱۶، دارالرحمت وسطی ربوہ

فیض احمد ابن مکرم مبشر احمد صاحب
دارالعلوم غربی ربوہ

بدر احمد عرفان ابن ڈاکٹر رشید محمد راشد صاحب
آئی سپیشلسٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ

سلمان علی ابن مکرم اکبر علی صاحب
دارالیمن وسطی ربوہ

عدنان احمد ابن مکرم مبشر احمد صاحب
چک ۱۶۷، رحیم یار خان

رامیہ چوہدری بنت مکرم نصیر احمد چوہدری مربی سلسلہ
۴۹/۴، دارالعلوم غربی ربوہ

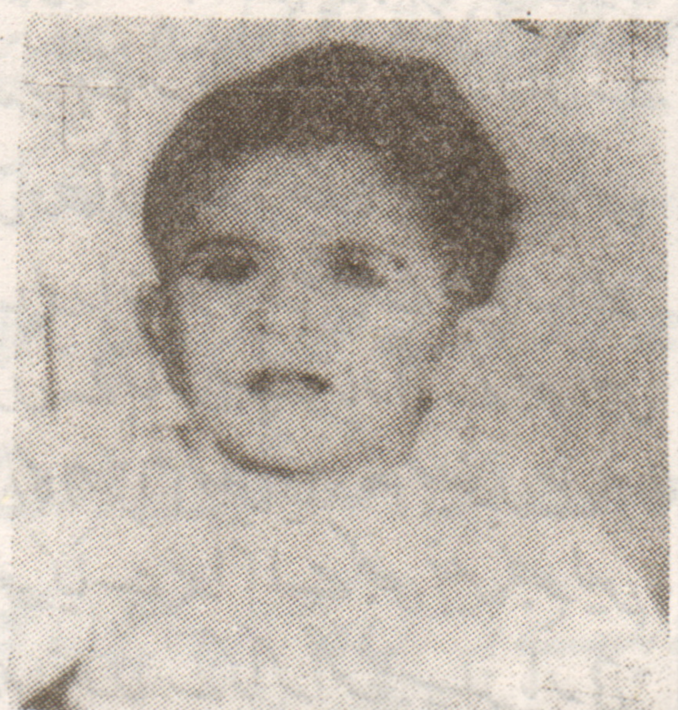

طلحہ عبداللہ ابن مکرم مبشر احمد صاحب اشرف
علامہ اقبال روڈ لاہور

سحر اشفاق بنت مکرم اشفاق احمد صاحب
دارالنصر غربی ربوہ

خاور احمد قادر ابن مکرم مظہر احمد میر صاحب
۲۳/۷، دارالعلوم غربی ربوہ

ضیاء الاسلام بنت مکرم محمد صادق صاحب
گفٹ سنٹر گول بازار ربوہ

عطاء الرؤف سلمان ابن مکرم عبدالسمیع خان صاحب
دارالعلوم وسطی ربوہ

سمیرہ محسن بنت مکرم حسین احمد محسن فاروقی
۳۵/۲۱، دارالنصر وسطی ربوہ

غزالہ ناہید بنت مکرم محمد ارشد سعید باجوہ صاحب
داتا زید کا ضلع سیالکوٹ

رمشاء مبارک بنت مکرم مبارک احمد صاحب سولنگی
۳/۱۷، سولنگی منزل دارالرحمت وسطی ربوہ

عائشہ احمد بنت مکرم طاہر احمد صاحب
دارالصدر غربی ربوہ

مبشر احمد ابن مکرم میاں محمد انور صاحب نون
ہلال پور سرگودھا

عاصمہ احمد بنت مکرم رشید احمد صاحب
۱۶/۱۶، دارالعلوم جنوبی ربوہ

شفقۃ الرحمٰن بنت مکرم رفیق احمد صاحب
۲۴/۲۳، دارالنصر شرقی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ : صـ ۶ سے آگے

تھی رات دس بجے رخصتی عمل میں آئی۔ تقریب میں احباب کے علاوہ معززین شہر و علاقہ اور سول اور فوجی حکام کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

عزیزہ قدسیہ ملک کا نکاح مورخہ ۲۵ ر مئی ۹۰ء بعد نماز جمعہ بیت الذکر اسلام آباد میں عزیز سردار امجد زمان ولد سردار گل زمان صاحب آف اسلام آباد (حال امریکہ) کے ہمراہ مبلغ ایک لاکھ پچیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا۔ عزیزہ قدسیہ ملک محترم ملک برکت علی صاحب سابق امیر جماعت حافظ آباد کی پوتی اور ملک محمود احمد صاحب افسر حفاظت خاص کی بھتیجی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر باثمرات حسنہ فرمائے۔

پروف ریڈر کی ضرورت

ادارہ الفضل کو ایک پروف ریڈر کی ضرورت ہے۔ امیدوار معقول تعلیم یافتہ ہو اور الفضل میں مستقل ملازمت کی خواہش رکھتا ہو۔ عربی جاننے والے کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ کا فیصلہ حسب لیاقت ہوگا۔

(ایڈیٹر)

خوشخبری

احمد ڈینٹل کلینک

طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

اوقات کار۔ ۴½ شام تا ۸ بجے شب

دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض کے علاج اور مصنوعی دانت لگوانے کا تسلی بخش انتظام۔

ڈینٹسٹ :۔ رانا مدثر احمد

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمندوں کی خاطر

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند

حکیم عبدالحمید اعوان کا ماہانہ پروگرام

● ۵-۶-۷ تاریخ کو مشہور دواخانہ نزد بیر بکس اقصیٰ چوک ربوہ ● ۱۵-۱۶ کو مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالروالہ ● ۱۹ سے ۲۳ تاریخ تک مشہور دواخانہ محمود آباد نمبر ۳ کراچی ● ۲۵ سے ۲۷ تاریخ تک مشہور دواخانہ حضوری باغ روڈ ملتان۔

باقی دنوں میں مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ میں مشورہ ہوسکتا ہے

منیجر مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) گوجرانوالہ

ھوالشافی

CMC

کیور یٹو کورسز

PILES COURSE	۴۰/-	بواسیر کورس
ASTHMA COURSE	۶۰/-	دمہ کورس
KIDNEY STONE COURSE	۱۶۵/-	پتھری گردہ کورس
KIDNEY INFECTION COURSE	۱۸۰/-	انفکشن گردہ کورس
DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-	چھوٹا قد کورس
BODY BUILDING COURSE	۴۵/-	کمزوری جسم کورس
URINATION COURSE	۴۰/-	کثرت پیشاب کورس
STERILITY COURSE	۷۵/-	بانجھ پن کورس
LEOCODERMA COURSE	۱۰۰/-	پھلبہری کورس

نیز دیگر امراض کے کورسز اپنے قریبی میڈیکل سٹور سے طلب کریں یا براہ راست ہم سے منگوائیں۔

کیور یٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کراچی لاہور

ہیڈ آفس گولبازار ۔ ربوہ فون :۔ ۷۷۱ ۔ ۶۰۶

خبریں

ملکی خبریں

○ سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے سینٹ کے چیئرمین کو صدر بنانے کا مطالبہ کر دیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ صدر اسحاق سی۔ او۔ پی کے لیڈر کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہائی کورٹ میں جو کچھ ہوا ہے اس کی ذمہ دار نگران حکومت ہے۔

○ صدر غلام اسحاق خان نے لاہور ہائی کورٹ میں ہنگامہ آرائی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ہنگامہ فاشسٹ کارروائی ہے۔ دھونس دھاندلی اور ریلیک میلنگ سے کسی کا مطلب پورا نہ ہوگا نہ حکومت مرعوب ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی نے کبھی آئینی اداروں کا احترام نہیں کیا۔ ۲۰ مہینوں میں انہوں نے جو کچھ کیا ہے عوام اسے کبھی نہیں بھولیں گے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ اگر پیپلز پارٹی الیکشن جیت گئی تو اسے خوش آمدید کہیں گے۔

○ بی۔ بی۔ سی۔ نے تبصرہ کیا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صدر نے بے نظیر کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیا ہے۔ بی۔ بی۔ سی۔ نے پاکستان کے الیکشن پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ عوام کے سامنے کوئی ایسی شخصیت نہیں جس کو وہ مکمل اعتماد سے دیانتداری کا ستون سمجھ سکیں۔

○ پاکستان اور روس مسئلہ افغانستان پر مذاکرات کرنے کے لئے متفق ہو گئے ہیں۔

○ اسلامی جمہوری اتحاد نے کراچی اور حیدرآباد کی نشستوں پر ایم۔ کیو۔ ایم۔ کے مقابلے میں الیکشن لڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ یہ فیصلہ جماعت اسلامی کے سخت دباؤ کے تحت کیا گیا ہے۔

○ پاکستان نے ایشیائی کھیلوں میں بھارت کو شکست دے کر ہاکی کے ایشیائی چیمپئن کا اعزاز دوبارہ حاصل کر لیا ہے۔ پاکستان نے بھارت کو دو کے مقابلے میں تین گول سے ہرا دیا۔

○ ممتاز برطانوی اخبار ٹائمز نے اطلاع دی ہے کہ بے نظیر بھٹو کو نااہل نہیں قرار دیا جائے گا۔

○ پاک فوج کے کور کمانڈروں کا اہم اجلاس ۱۰ ر اکتوبر کو لاہور میں ہوگا۔

غیر ملکی خبریں

○ امریکہ کے صدر بش کو ایوان نمائندگان میں شکست ہوگئی۔ ۵۰۰ ارب ڈالر کے خسارے کو کم کرنے کے اس معاہدے کے حق میں ۱۷۹ اور مخالفت میں ۲۵۴ ووٹ پڑے۔

○ پاکستان کو ۵۰ میراج طیارے دینے کے لئے امریکہ نے رضامندی دے دی ہے یہ طیارے اس سال کے آخر تک پاکستان پہنچ جائیں گے۔

○ کشمیر میں کنٹرول لائن پر پاک بھارت افواج کے درمیان ایک اور شدید جھڑپ ہونے کی خبر ملی ہے۔

○ دہلی جیل میں قیدیوں نے بغاوت کر دی۔ پولیس کی فائرنگ سے ۶ قیدی ہلاک ہوگئے۔

○ بھارت میں بابری مسجد کے تنازعے پر مسلم کش فساد کے دوران مرنے والوں کی تعداد ۶۷ ہوگئی۔

○ بھارت میں ملازمتوں میں نچلی ذات کے ہندوؤں کا کوٹہ مقرر ہونے کے خلاف تین طالبات نے خودکشی کر لی۔

○ سری نگر میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس پر بھارتی فوج نے لاٹھی چارج کیا اور آنسو گیس پھینکی۔ پولیس اور جلوس کے شرکاء میں تصادم سے ۵۰ افراد زخمی ہو گئے۔ قبل ازیں ہندواڑہ میں تشدد سے کم از کم ۱۵ مسلمان شہید ہو گئے۔